

عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت اور اس میں کیے جانے والے اعمال

عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت اور اس میں کیے جانے والے اعمال

اس اللہ تعالیٰ کی تعریفات میں جس نے اوقات و زمان کو پیدا فرمایا اور ان اوقات میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت ادا فرمائی اور کچھ مہینوں اور ایام کو خصوصی فضیلت اور امتیازی حیثیت بھی دی اور ایسے فضائل سے نوازا جس میں اجر و ثواب بڑھ جاتا ہے

اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے اپنے بندوں پر فضل و کرم بڑھ جاتا ہے تاکہ انہیں اعمال صالحہ کرنے اور اطاعت و فرمانبرداری کرنے میں اس سے تعاون مدد حاصل ہو، اور نشاط و چستی کی تجدید ہوتی ہے تاکہ مسلمان ثواب کا وافر حصہ حاصل کرسکے، اور وہ موت کے آنے سے قبل ہی اس کی تیاری کرتے ہوئے روز قیامت کے لیے بھی زاد اکٹھا کرسکے

اطاعت و فرمانبرداری کے مواسم کے فوائد ہیں کہ جو کچھ رہ گیا اور عمل نہیں کیا جاسکا اس کمی کو پورا کیا جائے اور اس کے عوض میں کچھ اعمال کر لیں جائیں، اور ان فضیلت والے موسموں سے ایک موسم میں کوئی نہ کوئی ایسا کام پایا جاتا ہے جس پر عمل پیرا ہو کر بند اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرتے ہیں

اور اس میں اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں کا فیضان ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ چاہے اس پر اپنے فضل و کرم اور رحمت سے مہربانی کرتے ہیں، لہذا وہ شخص بہت ہی خوش نصیب ہے جو ان موسموں اور مہینوں اور ایام و اوقات میں اپنے پروردگار والہ کی اطاعت و فرمانبرداری کر کے اللہ رب العزت کا تقرب حاصل کرنے کو غنیمت جانتا ہے لہذا ہوسکتا ہے ایسے شخص کو اس مہربانی کی خوشبو حاصل ہو اور وہ سعادت حاصل کرتے ہوئے جنم کی آگ اور اس کے شعلوں سے محفوظ ہو جائے

دیکھیں : اللطائف لابن رجب صفحہ نمبر (40)

لہذا مسلمان کو اپنی عمر کی قدر اور زندگی کی قیمت پہ چانتے ہوئے اپنے رب کی عبادت کثرت سے کرنی چاہیے اور موت تک

خیروبھلائی کے کاموں پر ہمیشگی کرنی چاہیے

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{ اوریقین آنے تک اپنے رب کی عبادت کیجئے } { الحجر (99) }

مفسرین نے یقین کی تفسیر کرتے ہوئے کہا کہ اس سے مراد موت ہے

اطاعت فرمانبرداری کے عظیم موسموں میں ذوالحجہ کے پہلے دس دن بھی ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے باقی سارے سال کے ایام پر فضیلت دی ہے اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث میں پائی جاتی ہے :

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(ان دس دنوں میں کیے گئے اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں ، صحابہ نے عرض کی اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد بھی نہیں !! تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اور جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں ، لیکن وہ شخص جو اپنا مال اور جان لے کر نکلا اور کچھ بھی واپس نہ لائے) صحیح بخاری (2 / 457)

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(عشر ذی الحجہ میں کیے گئے عمل سے زیادہ پاکیزہ اور زیادہ اجر والا عمل کوئی نہیں ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ نبی اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا ؟ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اور نبی اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا) سنن دارمی (1 / 357) اس کی سند حسن ہے دیکھیں الارواء الغلیل (3 / 398)

مندرجہ بالا اور اس کے علاوہ دوسری نصوص اس پر دلالت کرتی ہیں کہ ذوالحجہ کے پہلے دس دن باقی سال کے سب ایام سے بہتر اور افضل ہیں اور اس میں کسی بھی قسم کا کوئی استثناء نہیں حتیٰ کہ رمضان المبارک کا آخری عشر بھی نہیں ، لیکن رمضان المبارک کے آخری عشر کی دس راتیں ان ایام سے بہتر اور افضل ہیں کیونکہ ان میں لیل القدر شامل ہے ، اور لیل القدر ایک ہزار راتوں سے افضل ہے ، تو اس طرح سب دلائل میں جمع ہوتا ہے

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (5 / 412)

مارے مسلمان بھائی : ان دس دنوں کی فضیلت بہت سہ امور کی بنا پر واضح ہوتی ہے جن میں سے چند ایک ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں :

1 - اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان ایام کی قسم کھائی ہے : اور کسی چیز کی قسم اٹھانا اس کی اہمیت و فضیلت اور اس کے عظیم نفع پر دلالت کرتی ہے ، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس کی قسم اٹھانے کو فرمایا :

{ قسم کو فجر کی ، اور دس راتوں کی }

ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مجاہد ، اور کئی ایک سلف رحمہم اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ یہ عشر ذی الحج ہے ، اور ابن کثیر رحمہم اللہ تعالیٰ کہتے ہیں : اور یہی صحیح ہے دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (8 / 413)

2 - نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی گواہی اور شہادت دی ہے کہ یہ دنیا کے ایام میں سب سے افضل ایام ہے جیسا کہ حدیث بیان بھی کی جا چکی ہے

3 - نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ایام میں اعمال صالحہ کرنے پر ابھارا ہے : اس کی وجہ سے یہ روزے کا باقی سارے ممالک میں بسنے والوں کو تو ان ایام کے شرف کی بنا پر اور جگہ کے شرف کی بنا پر جو حجاج کرام کے ساتھ خاص ہے

4 - نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ایام میں زیادہ سے زیادہ حمد و ثنا اور تکبیریں پڑھنے کا حکم دیا ہے ، جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اللہ تعالیٰ کے ہاں ان دس ایام سے عظیم ایام اور کوئی نہیں اور نہ ہی ان میں کیے گئے اعمال کے علاوہ کوئی اور اعمال اسے زیادہ محبوب ہے ، لہذا ان ایام میں لالہ الالہ ، اور تکبیریں بکثرت پڑھا کرو ، اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کثرت سے کیا کرو) مسند احمد (7 / 224) ، علامہ احمد شاکر رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے

5 - اس عشر میں یوم عرفہ بھی آتا ہے اور ایسا دن ہے جسے یوم مشہود کہا جاتا ہے جس میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے دین کو مکمل کیا اور اس دن کا روزہ رکھنے سے دو برس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ، اور اسی عشر میں یوم النحر (دس ذی الحج) بھی ہے جو علی الاطلاق سال بھر کے دنوں میں سب سے عظیم دن ہے اور یہی حج کا بڑا دن ہے جس میں ایسی عبادات اور اطاعات و فرمانبرداری اکٹھی ہوتی ہیں جو کسی اور دن میں جمع نہیں ہوتیں

6 - اسی عشر میں قربانی اور حج بھی آتا ہے

عشر ذی الحجہ (ذوالحجہ کے پہلے دس دن) کے اعمال میں یہ بھی شامل ہے کہ : ان دس دنوں کا ادراک اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے ، لہذا بندہ کو اس کی اس طرح قدر کرنی چاہیے جس طرح اس کا حق ہے اور جس طرح صالح اور نیک لوگوں نے اس کی قدر کی ، تو مسلمان پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ اس نعمت کا شعور پیدا کرے اور اس فرصت کو غنیمت جانتے ہوئے ان دس دنوں میں زیادہ سے زیادہ اعمال صالحہ کرے

اور اسے چاہیے کہ وہ اپنے نفس کو اطاعت و فرمانبرداری کی طرف راغب کرے ، خیر و بھلائی کے طریقے اور کئی طرح کی نیکیاں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف اپنے بندوں پر فضل و کرم اور عنایت ہے ، اور اس نے انہیں کئی ایک اقسام کی اطاعت و فرمانبرداری کے راستے دکھائے ہیں تا کہ وہ اپنے رب اور آقا کی عبادت میں لگے رہیں اور اعمال صالحہ کرنے سے اکتانٹ محسوس نہ کریں ، بلکہ وہ اس میں جست اور نشیط ہو کر عبادت میں مگن رہیں

ذوالحجہ کے ان دس دنوں میں مسلمان کو مندرجہ ذیل کام کرنے چاہیے :

1 - روزہ

مسلمان شخص کو لیجئے نو ذوالحجہ کا روزہ رکھنا سنت ہے کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دس ایام میں اعمال صالحہ کرنے پر ابھارا ہے اور روزہ رکھنا اعمال صالحہ میں سے سب سے افضل اور اعلیٰ کام ہے ، اور اللہ تعالیٰ نے روزہ اپنے لیے چنا ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

(ابن آدم کے سارے کارے اعمال اس کے اپنے لیے ہیں لیکن روزہ نہیں کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر و ثواب دوں گا) ، صحیح بخاری حدیث نمبر (1805)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی نو ذوالحجہ کا روزہ رکھا کرتے تھے ، ہنید بن خالد اپنی بیوی سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ محترمہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ نے بیان کیا : نبی صلی اللہ علیہ وسلم نو ذوالحجہ اور یوم عاشوراء اور ہر ماہ تین روزہ رکھا کرتے تھے ، مہینہ کے پہلے سوموار اور دو جمعراتوں کے

سنن نسائی (4 / 205) سنن ابوداؤد ، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ابوداؤد (2 / 462) میں اسے صحیح قرار

دیا ہے

2 - تکبیریں کہنا :

ان دس ایام میں مساجد ، راستوں اور گھروں اور جگہ جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جائز ہے وہیں اونچی آواز سے تکبیریں اور لا الہ الا اللہ ، اور الحمد للہ کہنا چاہیے تا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا اظہار اور اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا اعلان ہو۔ مرد تو اونچی آواز سے کہیں گے لیکن عورتیں پست آواز میں ہی کہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{ اپنی فائدہ حاصل کرنے کو آجائیں ، اور ان مقررہ دنوں میں ان چوہایوں پر اللہ تعالیٰ کا نام یاد کریں جو پالتو ہیں } الحج (28)

جمہور علماء کرام کا کہنا ہے کہ معلوم دنوں سے مراد ذوالحجہ کے دس دن ہیں کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایام معلومات سے مراد دس دن ہیں۔

اور تکبیر کے الفاظ یہ ہیں :

اللہ اکبر ، اللہ اکبر لا إله إلا الله ، والله أكبر ولله الحمد

اللہ بڑا ہے ، اللہ بڑا ہے ، اللہ بڑا ہے ، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ، اور اللہ بڑا ہے ، اور اللہ تعالیٰ کی تعریفات ہیں۔

اس کے علاوہ بھی تکبیریں ہیں۔

یہاں ایک بات کہنا چاہیے کہ موجود دور میں تکبیریں کہنے کی سنت کو ترک کیا جا چکا ہے اور خاص کر ان دس دنوں کی ابتداء میں تو سننے میں نہیں آتی کسی نادر شخص سے سننے میں آئیں گے ، اس لیے ضروری ہے کہ تکبیروں کو اونچی آواز میں کہنا جائے تاکہ سنت زندہ ہو سکے اور غافل لوگوں کو بھی اس سے یاد دہانی ہو۔

ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں ثابت ہے کہ وہ دونوں ان دس ایام میں بازاروں میں نکل کر اونچی آواز کے ساتھ تکبیریں کہتا کرتے تھے اور لوگ بھی ان کی تکبیروں کی وجہ سے تکبیریں کہتا کرتے تھے ، اس کا مقصد اور مراد یہ ہے کہ لوگوں کو تکبیریں کہنا یاد آئیں اور ہر ایک اپنی جگہ پر اکیلے ہی تکبیریں کہنا شروع کر دے ، اس سے یہ مراد نہیں کہ سب لوگ اکٹھے ہو کر بیک آواز تکبیریں کہیں کیونکہ ایسا کرنا مشروع نہیں ہے

اور جس سنت کو چھوڑا جا چکا ہو یا پھر وہ تقریباً چھوڑی جا رہی ہو تو اس پر عمل کرنا بہت ہی عظیم اجر و ثواب پایا جاتا ہے کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی اس پر دلالت کرتا ہے :

(جس نے بھی میری مرد سنت کو زندہ کیا اس پر عمل کرنے والا ہے کہ برابر ثواب دیا جائے گا اور ان دونوں کے اجر و ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوگی) اسے امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا ہے : دیکھیں سنن ترمذی (7 / 443) یہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ حسن درجہ تک پہنچتی ہے

3 - حج و عمرہ کی ادائیگی :

ان دس دنوں میں جو سب سے افضل اور اعلیٰ کام ہے وہ بیت اللہ کا حج و عمرہ کرنا ہے ، لہذا جس نے بھی اللہ تعالیٰ اسے اپنے گھر کا حج کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس نے مطلوبہ طریقہ سے حج کے اعمال ادا کیے تو ان شاء اللہ اسے بھی اس کا حصہ ملا گا جو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان میں بیان کیا ہے :

(حج مبرور کا جنت کے علاوہ کوئی اجر و ثواب نہیں)

4 - ان دس ایام میں عموماً اعمال صالحہ کرنا :

کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اعمال صالحہ محبوب ہیں ، اور اس وجہ سے یہ لازم ہے کہ اس کا اجر و ثواب بھی اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ ملا گا ، لہذا جس کے لیے حج کرنا ممکن نہیں اسے چاہیے کہ وہ ان افضل ایام و اوقات کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں گزارے ، نماز اور قرآن کریم اور ذکر و اذکار اور دعا و صدقہ و خیرات اور والدین سے حسن سلوک اور نیکی کا حکم اور برائی سے روکنے اور اسی طرح دوسرے خیر و بھلائی کے مومن خاص اہتمام کرے

5 - قربانی :

عشر ذی الحجہ کے اعمال صالحہ میں قربانی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنا بھی شامل ہے کہ قربانی کی جائے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال خرچ کیا جائے

6 - سچی اور پکی توبہ جس توبہ نصوص کے ساتھ جاتا ہے کی جائے :

ان دس دنوں میں جو چیز زیادہ تاکید سے ہونی چاہیے وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے کیے کی توبہ ہے کہ جو کچھ معاصی و گناہ اور نافرمانی ہو چکی اس پر مسلمان توبہ کرے

توبہ اللہ تعالیٰ کی جانب رجوع اور اس کی طرف واپس آنے اور جو چیز اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اسے ظاہری اور باطنی دونوں طرح ترک کرنے اور جو کچھ ہو چکا اس پر ندامت، فوری طور پر اسے ترک اور آئندہ نہ کرنے کے عزم اور اللہ تعالیٰ کے محبوب عمل کو کرتے ہوئے حق پر استقامت کو توبہ کے لئے ہیں

اور مسلمان پر واجب اور ضروری ہے کہ جب وہ کسی معصیت و نافرمانی کا ارتکاب کر بیٹھے تو اس جتنی جلدی ہو سکے توبہ کر لے اور اسے ملت نہ دینے چاہیے کیونکہ :

اول : اس کا علم نہ ہونے کے موت کب اور کسی وقت اور کس لحظہ میں آدبوچے

دوم : کیونکہ برائی اور بھی برائیوں کے ارتکاب کا باعث بنتی ہے

اور پھر فضیلت کے اوقات میں توبہ کرنے کی شان ہی کچھ نہ رہتی ہے اس لیے کہ اس وقت غالب طور پر نفس اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کی طرف راغب ہوتا ہے اور خیر و بھلائی کرنے کی خواہش ہوتی ہے جس کی بنا پر اعتراف گناہ اور ندامت کا اظہار بہت جلد پیدا ہوتا ہے، وگرنہ توبہ تو بروقت اور ہر زمانہ میں واجب اور ضروری ہے، اور جب کسی مسلمان میں اعمال صالحہ اور سچی توبہ فضیلت والے اوقات اور موسم خیر میں جمع ہو جائے تو ان شاء اللہ کامیابی و کامرانی کا پیش خیمہ اور زینہ ہے

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{ ہاں جو شخص توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور نیک اعمال کرے یقین ہے کہ وہ نجات پائے والوں میں سے ہو جائے گا }
القصص (67)

لہذا مسلمان شخص کو خیر و بھلائی کے موسم اور اوقات پر حریص ہونا چاہیے کیونکہ یہ بہت ہی جلد ختم ہو جائے ہیں ، اور اسے چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو اعمال صالحہ کی طرف لائے تاکہ وہ اس کا اجر و ثواب حاصل کر سکے اس لیے کہ اسے اجر و ثواب کی اشد ترین ضرورت ہے

اور اجر و ثواب اور نیکیاں بہت کم ہیں ، لیکن موت اور اس دنیا فانی ہے کوچ کا وقت انتہائی قریب ہے ، اور راستہ بھی پر خطر اور پرپیچ ہے ، اور دھوکے غالب ہے اور عظیم خطر کا خدشہ ہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے ، اور اسی کی طرف واپس جانا ہے اور اس کے علاوہ کوئی بھی ٹھکانہ دینے والا نہیں :

{ جو بھی ذرے برابر خیر و بھلائی اور نیکی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا اور جو بھی ذرے برابر برائی اور شر کا ارتکاب کرے گا وہ بھی اسے دیکھ لے گا }

اس فرصت کو غنیمت جانیں اور ان عظیم ایام میں اعمال کریں ، اس کا کوئی عوض نہیں اور اس کی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا ، جتنی جلدی ہو سکے اعمال کر لو اعمال کر لو ، اور موت کے حملے سے قبل جلدی اور تیزی دکھا لو ، اور زیادتی کرنے والے کی ندامت سے قبل کچھ کر لو ، اور اس واپسی کے سوال سے قبل کچھ عمل کر لو جس کا جواب بھی نہیں دیا جائے اور اس کی بات تسلیم کرتے ہوئے اسے دنیا میں واپس نہیں بھیجا جائے گا

امیدوں اور خواہشوں کے پورے ہونے میں حائل ہونے والی موت سے قبل اور اس سے قبل کہ وہ اپنے اس گڑھے میں اپنے اعمال کے ساتھ قید کر دیا جائے کچھ اعمال صالحہ کر لو

اور وہ شخص جس کا دل رات کی سیاہی کی مانند سیاہ ہو چکا ہے ، کیا تیرا دل روشن اور نرم نہیں ہونا چاہتا اور کیا وہ نرم نہیں ہو سکتا ؟ کیوں نہیں ایسا ہو سکتا ہے آؤ اور اس عشر ذوالحجہ میں اپنے رب اور مولا کی رحمت و فضل کے جھونکے سمیٹ لو کیونکہ یہ ایسا جھونکا ہے جسے یہ پہنچ جائیں وہ شخص سعادت مند ہو جاتا ہے اور یہ پہنچتا بھی ہے ہی ہے جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اور وہ قیامت کے دن سعادت مند ہوگا